یادرفتگان

جناب راجہ ذاکر خان
ڈائریکٹر مڈل ایسٹ سنٹر

فلسطین کا بطل حریت مجاہد شیخ احمد یاسینؒ

دنیائے عالم میں حریت کا علم بلند کرنے والے مغربی اور صیہونی استعمار کی آنکھوں میں کانٹنے کی طرح چبھنے والے مجاہد یاسین کی جرأت اور حق گوئی پر کوئی سپر طاقت قدغن لگا سکی نہ اثر انداز ہوسکی' مفلوج ہونے کے باوجود سالہا سال تک دشمن کی جیلوں میں کربناک اذیتیں ان کو مزید کندن کرتی چلی گئیں۔شہادت کے متلاشی جنت کے سفر پر روانہ ہوگئے۔(انا اللہ وانا الیہ راجعون) اسرائیل کے وزیر اعظم شیرون کی کمانڈ میں اسرائیل کے دو جنگی طیاروں نے مجاہد شیخ احمد یاسین کو فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد سے واپس جاتے ہوئے گاڑی پر میزائل مار کر شہید کر دیا۔ان کے ساتھ محافظ بھی شہادت کا رتبہ پا گئے۔

یہ معجزہ نما مجاہد اسلامی مزاحمتی تحریک (حماس) کے روح رواں 1939 کو غزہ کی پٹی کے جنوبی ضلع المجدل کے معروف گاؤں الجورہ میں پیدا ہوئے۔ان کا نام احمد اسماعیل یاسین رکھا گیا مگر احمد یاسین کے نام سے معروف ہوئے۔گھرانا دیندار ہونے کی وجہ سے احمد یاسین کی تربیت اسلامی خطوط پر کی گئی۔آپ کی عمر بمشکل حالات سے دوچار تھے کہ استعمار کی مدد سے یہودیوں نے الجورہ گاؤں پر قبضہ کرلیا۔آپ کی والدہ آپ کو اور دیگر خاندان کو لے کر نقل مکانی کر کے غزہ کے نزدیک خیمہ بستی میں پناہ گزینوں کی حیثیت سے رہنے لگی یعنی آنکھ کھولی تو یہودیوں کا ظلم جاری تھا۔ ہوش سنبھالا تو مدرسہ امام شافعی میں داخل ہوئے دین کا ابتدائی علم حاصل کرنے کے بعد 1958 میں ثانوی درجات کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کیا۔بچپن میں شیخ احمد یاسین اکثر اپنی ماں سے معصومانہ انداز سے پوچھتے کہ ان کو اپنا گھر سے کیوں نکالا گیا ہے اور یہودی کون لوگ ہیں کہاں سے آئے ہیں؟ اور یہ ہمارے گھروں کو کیوں آگ لگا رہے ہیں۔ماں دکھ بھرے انداز میں کہتی بیٹا یہ وہ قوم ہے جس نے حق کی بجائے باطل' روشنی کی جگہ اندھیروں' امن کی جگہ جنگ اور وقت کے انبیا تک قتل کر دیئے تھے۔آج مسلمانوں نے قرآن اور جہاد کو چھوڑ دیا ہے اور یہ وجہ ہے کہ ان سازشیوں نے جو تاک میں بیٹھے تھے ہمیں کمزور پا کر یہ ہم پر چڑھ دوڑے ہیں صہیونی استعمار کی مدد سے سرزمین فلسطین کو ٹارگٹ بنا کر وہاں اسلام کا پرچم سرنگوں کر دیا تو جنگ وجدل اور خون خرابے کا میدان بنا رہا ہے۔اسی وجہ سے انہوں نے ہمیں اپنے گھروں سے نکال دیا ہے۔جب حق آجاتا ہے تو باطل مٹ جاتا ہے۔اسی مجاہدہ ماں کا دودھ پی کر اور اسی

کی گود میں تربیت پانے والا احمد اسماعیل یاسین مجاہد احمد یاسین بن گیا۔

زمانہ طالب علمی ہی سے کٹھن اور مشکل ٹارگٹ حاصل کرنے کی عادت ڈال دی مشکل حالات ہونے کے باوجود انہوں نے دینی اور دیگر تعلیم پر بھرپور توجہ دی اور نوجوانوں کے اندر جذبہ جہاد پیدا کرنے کے لئے کام شروع کیا۔ وہ ورزش کے بہانے نوجوانوں کو دریا کے کنارے لے جاتے اور وہاں انکو مختلف قسم کی ٹریننگ دیتے' نشانہ بازی' دوڑ لگانا' ہائکنگ' کشتی لڑنا اور جمناسٹک ان کو سکھاتے اور خود بھی سیکھتے۔ اسی دوران انکا تعلق اخوان المسلمین سے ہوگیا۔ اسی دوران وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے قاہرہ یونیورسٹی چلے گئے۔ وہاں نوجوانوں کو اپنا گرویدہ بنا دیا اور نہایت حکمت کے ساتھ کام کرتے رہے' کم عمر میں ہی وہ فلسطینیوں کی امیدوں کے مرکز بن گئے۔ واپس فلسطین آ کر انہوں نے کام شروع کر دیا' اسی دوران ان کی تنظیم کی شاخ غزہ میں قائم ہوئی تو شیخ احمد یاسین نے ان کی صدا پر لبیک کہا اور اپنے آپ کو پیش کر دیا انہوں نے ایک سکول میں استاد کی حیثیت سے کام شروع کیا دن کو سکول میں بچوں کو پڑھاتے' رات کو پیدل دورے کرتے۔

1965ء کو اسرائیلی آرمی نے پہلی مرتبہ اس شجر سایہ دار کو گرفتار کر لیا۔ ان کی گرفتاری اسرائیلیوں کے لئے قہر ثابت ہوئی' ہر طرف ہنگامیں اور پتھراؤ شروع ہوگیا' اس پر اسرائیلیوں کو مزید تشویش ہوئی۔ ان پر الزام تھا کہ وہ مساجد میں کھڑے ہو کر اسرائیل کے خلاف تقاریر کر رہے تھے جو کہ خلاف قانون ہے عدالت نے ان کو **15** سال کی سزا بامشقت سنائی مگر کچھ سالوں کے بعد ان کو رہا کر دیا گیا' واپس آ کر آپ نے دوبارہ تبلیغ دین اور درس جہاد کا کام شروع کر دیا اور جلد ہی آپ ایک غیر متنازعہ لیڈر کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آئے۔ مقبوضہ فلسطین میں آپ کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ آپ کی حیثیت ایک مفتی اور قاضی کی ہوگئی تھی۔ دوسری مرتبہ **1983**ء میں اسرائیلی کمانڈوز نے مسجد سے متصل ایک کیمپ پر چھاپا مارا اگرچہ وہاں سے آرمی کو کچھ نہ ملا مگر اس کے باوجود شیخ احمد یاسین سمیت دیگر نوجوانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ عدالت میں ان پر مقدمہ چلایا گیا اور اکتیس سال کی سزا سنا کر جیل بھیج دیئے گئے۔ ابھی سزا بھگتتے ہوئے بمشکل گیارہ ماہ ہی ہوئے تھے کہ تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیلی حکومت کے درمیان قیدیوں کے تبادلے کا فیصلہ ہوا۔ اس موقع پر اسرائیلیوں نے کہا کہ ساری دنیا کو رہا کر سکتے ہیں مگر شیخ احمد یاسین کو رہا کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے اس کے بدلے میں جو بھی شرط رکھو گے مان لیں گے مگر یہ منظور نہیں شیخ احمد یاسین کو جیل میں عبرت کا نشان بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا مگر اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اسرائیلی انتظامیہ مجبور ہوئی اور اس نے شیخ کو رہا کرنے کا فیصلہ کیا اس موقع پر غزہ یونیورسٹی کی انتظامیہ نے احمد یاسین کے اعزاز میں استقبالیہ دینے کا فیصلہ کیا جب اطلاع اسرائیلی آرمی تک پہنچی تو اس نے کریک ڈاؤن کر کے انتظامیہ کو گرفتار کر لیا کہ باغی لیڈر کو استقبالیہ دینا جرم ہے۔ مگر اللہ اور محمدؐ کے غلام ڈرنے والے کب تھے انہوں نے تمام مشکلات اور مصائب کے باوجود شاندار استقبالیہ کا پروگرام بنایا اور خفیہ طریقے

سے طے کیا کہ دوسرے شہر میں اسرائیلی آرمی کو مصروف رکھا جائے گا' منصوبہ بندی کے تحت آرمی کو ادھر کاروائی میں مصروف کر کے یونیورسٹی میں زبردست استقبالیہ ہوا جس میں ہزاروں فلسطینیوں اور طلبہ نے شرکت کی اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے شیخ احمد یاسین نے اسلام کے فلسفے اور فلسطینیوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر مایوس فلسطینیوں کے لئے بارش کا پہلا قطرہ ثابت ہوئی۔

14 مئی 1948ء کو نام نہاد صیہونی ریاست اسرائیل کے قیام کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا تو برطانوی آرمی کے زیرسایہ صیہونیوں نے فلسطینیوں کے قتل عام کا بازار گرم کر دیا۔ 1964ء میں فلسطینیوں نے تحریک آزادی فلسطین قائم کی اور اس کے تحت کام شروع کر دیا۔ ایک دو کاروائیوں کے بعد کچھ نادان دوستوں کی غلط حکمت عملی کی وجہ سے اس کے اندر تقسیم در تقسیم کا عمل شروع ہو گیا۔ کچھ افراد جو سیکولر تھے انہوں نے روس کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی کوشش کی جو کہ فلسطینیوں کو منظور نہیں تھی۔ 1993ء ہی میں اس تنظیم نے مشکوک کاروائیاں شروع کر دیں جو کہ بیرونی سازش تھی۔ مجاہد شیخ احمد یاسین نے ان خطرناک حالات کا بغور جائزہ لینے کے بعد فلسطینیوں کو اسلامی خطوط پر جہاد جاری کرنے کو کہا۔ کمزور حکمت عملی' اندرونی خلفشار سے استعماری طاقتوں نے فائدہ اٹھا کر جون 1967ء میں پورے فلسطین' شام کے علاقے گولان کی پہاڑیوں' لبنان اور اردن کے علاقوں پر قبضہ کر لیا اور مسجد اقصیٰ کو آگ لگا دی۔ اس خوفناک جنگ میں لاکھوں فلسطینی شہید اور لاکھوں کی تعداد میں ہجرت کر کے پڑوسی ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے مگر مجاہد شیخ احمد یاسین ڈٹے رہے۔ حماس کے شاہین صفت نوجوانوں نے اسرائیل کے خلاف شہادت مشن کے نام سے نئے انداز سے کارروائیوں کا آغاز کر دیا اسرائیلی ٹھکانوں میں جسم کے ساتھ بم باندھ کر مجاہدین کود جاتے۔ ان کے پیچھے احمد یاسین کی تربیت تھی' چار پانچ کارروائیاں شہادت مشن کے نام سے اسرائیل کے گڑھ تل ابیب میں ہوئیں تو سہمے ہوئے فلسطینی ایک بار پھر حرکت میں آ گئے۔ اسرائیل نے 1989ء کو ایک بار پھر مجاہد شیخ احمد یاسین کو گرفتار کر لیا مگر اس بار جو شمع اس نے روشن کی تھی وہ بجھنے والی نہیں بلکہ آگ کے الاؤ کی صورت اختیار کرنے والی تھی۔ اسرائیلی مورچوں پر حملے جاری رہے۔ یہودی جو طاقت کے گھمنڈ میں تھے ان کے اس غرور کو خاک میں ملا دیا گیا۔ شیخ یاسین کو ایک بار پھر 1997 میں رہا کر دیا گیا۔ مجاہد شیخ احمد یاسین جو ویل چیئر پر مسجد جاتے تھے وہ سپر طاقت کے لئے چیلنج بن گئے تھے۔ اس چیلنج کو راستے سے ہٹانے کے لئے کئی بار منصوبے بنے ان پر حملے ہوئے مگر شیخ احمد یاسین کہتے کہ مجھے شہادت سے ڈرایا جاتا ہے میں اللہ کے حضور روزانہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے شہادت کے رتبہ پر فائز کرے تاکہ کل قیامت کے دن اس کے حضور پیش ہو کر کہہ سکوں کہ تیری مقدس سرزمین سے تیری باغی اور پھٹکاری ہوئی قوم کے ساتھ دو دو ہاتھ کرتے ہوئے تیرے دربار میں حاضر ہوا ہوں اب تو مجھ سے راضی ہو جا۔